فون ۴۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ھفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۵ شعبان ۱۳۹۴ھ ۲۴ ظہور ۱۳۵۳ہش ۲۴ اگست ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۹۵

اخبارِ احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۳ ماہِ ظہور کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت وعافیت، اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت اور کامیابی وکامرانی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۴ ماہِ ظہور۔ کل ۲۳ ظہور کو مسجدِ اقصیٰ میں نمازِ جمعہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔ آپ نے خطبۂ جمعہ میں سورۃ الرعد کی متعدد آیات کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں حق اور باطل کا فرق واضح کرنے کے لئے دو مثالیں بیان کی ہیں ایک یہ کہ جب آسمان سے بارش برستی ہے اور اس کا پانی ندی نالوں کی شکل میں بہہ نکلتا ہے تو سیلاب کی وجہ سے اُس پر جھاگ اُٹھ آتا ہے کچھ وقت کے بعد وہ جھاگ ایک طرف ہٹ کر ختم ہوجاتا ہے اور پانی جس پر زندگی کا دارومدار ہے باقی رہتا ہے۔ اِسی طرح زیور بنانے کے لئے جب قیمتی دھات کو پگھلایا جاتا ہے تو اُس میں بھی جھاگ اُٹھتا ہے جسے پھینک دیا جاتا ہے اور قیمتی دھات باقی رہ جاتی ہے۔ اِسی طرح باطل کی حیثیت جھاگ کی سی ہوتی ہے اور وہ مٹ کر رہتا ہے جبکہ حق نفع بخش پانی اور قیمتی دھات کی طرح باقی رہتا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ حق مٹ جائے اور باطل باقی رہے۔

آپ نے مزید بتایا اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ ان مثالوں سے اولوالالباب ہی نصیحت پکڑتے ہیں اور وہ اولوالالباب وہ ہیں جو (۱) اللہ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہیں (۲) اُن تعلقات کو ہمیشہ قائم رکھتے ہیں جن کے قائم رکھنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے (۳) اپنے ربّ سے ڈرتے رہتے ہیں۔ (۴) بُرے انجام والے حساب سے خوف رکھتے ہیں (۵) اپنے ربّ کی رضا کی طلب میں ثابت قدمی سے کام لیتے ہیں (۶) نماز کو عمدگی سے ادا کرتے ہیں (۷) خدا کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ کرتے ہیں (۸) بدی کو نیکی کے ذریعہ دور کرتے رہتے ہیں۔۔۔ ان اولوالالباب کے لئے ہی اُس گھر کا بہترین انجام مقدر ہے۔

آخر میں آپ نے واضح فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے بموجب خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس زمانہ میں حقیقی اسلام کا ازسرِنو احیاء فرمایا ہے یہ وہی زندگی بخش پانی اور زرِ خالص ہے جسے اوّل دن سے تاقیامت قائم و دائم رکھنے کا خدا نے وعدہ کیا ہوا ہے یہ اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ کا مصداق ہے۔ دُنیا کی کوئی طاقت اسے کالعدم نہیں کرسکتی۔ خدا نے اسے غالب کرنے اور ہمیشہ غالب رکھنے کا فیصلہ کیا ہوا ہے اور وہ قادر وعزیز اپنے فیصلہ کو نافذ کرکے رہتا ہے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے سے انسان خدا کا محبوب بن جاتا ہے

جو شخص سچّے دِل سے آپؐ پر ایمان لاتا اور آپؐ کی اطاعت میں فنا ہوجاتا ہے اسے آپؐ کے نور سے حصّہ ملتا ہے

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنا جس کے لوازم میں سے محبّت تعظیم اور اطاعتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس کا ضروری نتیجہ یہ ہے کہ انسان خدا کا محبوب بن جاتا ہے اور اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اگر کوئی گناہ کی زہر کھا چکا ہے تو محبّت اور اطاعت اور پیروی کے تریاق سے اس زہر کا اثر جاتا رہتا ہے۔ اور جس طرح بذریعہ دواء مرض سے ایک انسان پاک ہوسکتا ہے ایسا ہی ایک شخص گناہ سے پاک ہوجاتا ہے۔ اور جس طرح نُور ظلمت کو دُور کرتا ہے اور تریاق زہر زائل کرتا ہے اور آگ جلاتی ہے ایسا ہی سچّی اطاعت اور محبّت کا اثر ہوتا ہے۔ دیکھو آگ کیونکر ایک دم میں جلا دیتی ہے پس اس طرح پر وہ نیکی جو محض خدا کا جلال ظاہر کرنے کے لئے کی جاتی ہے وہ گناہ کا خس وخاشاک بھسم کرنے کے لئے آگ کا حکم رکھتی ہے۔ جب ایک انسان سچّے دِل سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہے اور آپؐ کی تمام عظمت اور بزرگی کو مان کر پُورے صدق وصفا اور محبّت اور اطاعت سے آپؐ کی پیروی کرتا ہے یہاں تک کہ کامل اطاعت کی وجہ سے فنا کے مقام تک پہنچ جاتا ہے تب اس تعلقِ شدید کی وجہ سے جو آپؐ کے ساتھ ہوجاتا ہے وہ الٰہی نُور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اُترتا ہے اس سے یہ شخص بھی حصّہ لیتا ہے۔ تب چونکہ ظلمت اور نُور کی باہم منافات ہے وہ ظلمت جو اسکے اندر ہے دُور ہونی شروع ہوجاتی ہے یہاں تک کہ کوئی حصّہ ظلمت کا اس کے اندر باقی نہیں رہتا اور پھر اس نُور سے قوّت پاکر اعلیٰ درجہ کی نیکیاں اس سے ظاہر ہوتی ہیں اور اس کے ہر عضو میں سے محبّتِ الٰہی کا نُور چمک اُٹھتا ہے تب اندرونی ظلمت بکلّی دُور ہوجاتی ہے۔"

(ریویو آف ریلیجنز جلد ا ۵ صفحہ ۲۰۳)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۴ ظہور ۱۳۵۳ ہش

حزب اللہ میں شمولیت اور اس کا عظیم الشان ثمرہ

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو مامور من اللہ پر ایمان لا کر شیطان کے اثر اور اس کے تصرف سے بکلّی محفوظ ہو جاتے ہیں اور اطاعت کا کامل نمونہ پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی بسر کرتے اور ہمہ تن اُسی کے ہو رہتے ہیں حزب اللہ یعنی اپنی جماعت قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ چونکہ میں ان کا مددگار ہوتا ہوں اس لئے وہ غالب آ کر رہتے ہیں، یہ کبھی نہیں ہوتا کہ حزب اللہ ہونے کے باوجود وہ ہمیشہ کے لئے مغلوب ہو کر رہ جائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ حقیقی مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ
يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝
وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ
حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ (المائدہ آیت ۵۶، ۵۷)

ترجمہ:- تمہارا مددگار صرف اللہ اور اس کا رسول اور وہ مومن ہیں جو نماز کو قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور (ساتھ ہی) وہ سچے موحد ہیں۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اور مومنوں کو اپنا مددگار بناتے ہیں (وہ سمجھ لیں کہ) یقیناً اللہ کی جماعت ہی غالب (ہو کر رہنے والی) ہے۔

مامورین الٰہی اور دیگر اولیاء اللہ اور ان کی جماعتوں کو پیش آنیوالے واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ حزب اللہ کو غلبہ حاصل ہو کر رہتا ہے لیکن کبھی تو یہ اس طور پر حاصل ہوتا ہے کہ جلد تر اس کا ظہور عمل میں آ کر روزِ روشن کی طرح عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتا اور مخالفین بھی عاجز و درماندہ ہو کر اس غلبہ کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور کبھی یہ غلبہ اس طور سے حاصل ہوتا ہے کہ ایک زمانہ گزرنے کے بعد وہ پورے طور پر منصّۂ شہود پر آتا اور پھر دائمی صورت اختیار کرتا ہے۔ دیر سے آنے والا یہ غلبہ قرنہا قرن چلتا چلا جاتا ہے۔ پھر بسا اوقات اس غلبہ میں حکومت یا اقتدار کا دخل بھی نہیں ہوتا۔ یہ غلبہ عزت و احترام گہری عقیدت اور دلی وابستگی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے اور صدی در صدی چلتا چلا جاتا ہے۔ یہ غلبہ مامور من اللہ ہی نہیں بلکہ اس کے اتباع حقیقی مومنوں کو بھی حاصل ہو کر رہتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی ایک واضح مثال دیتے ہوئے ۸ راپریل ۱۹۳۸ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید حاصل کرنے کے لئے نبوت شرط نہیں بلکہ یہ کامل مومن کو حاصل ہو سکتی ہے۔ دیکھو حضرت امام حسینؓ نبی نہ تھے اور بظاہر ان کو یزید کے مقابلہ میں شکست بھی اُٹھانی پڑی۔ یزید اُس وقت تمام عالم اسلام کا بادشاہ تھا اور اُس وقت چونکہ تمام متمدن دنیا پر اسلامی حکومت تھی اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ وہ تمام دنیا کا بادشاہ تھا۔ اس کے بعد بھی ایک عرصہ تک دنیا پر اسکے رشتہ داروں کی حکومت رہی۔ . . . یزید کو اتنی بڑی حکومت حاصل تھی کہ آجکل کسی کو حاصل نہیں۔ آج انگریزوں کی سلطنت بہت بڑی سمجھی جاتی ہے مگر ذرا مقابلہ تو کریں بنو امیہ کی حکومت سے جن کے خاندان کا ایک فرد یزید بھی تھا۔ انگریزوں کی حکومت کو اس سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ فرانس سے شروع ہو کر سپین، مراکو، الجزائر، طرابلس اور مصر سے ہوتی ہوئی عرب، ہندوستان، چین، افغانستان، ایران، روس کے ایشیائی حصوں پر ایک طرف اور دوسری طرف ایشیائے کوچک سے ہوتے ہوئے یورپ کے کئی جزائر تک یہ حکومت پھیلی ہوئی تھی۔ اس قدر وسیع سلطنت آج تک کسی کو حاصل نہیں ہوئی۔ موجودہ زمانہ کی دس پندرہ سلطنتوں کو ملا کر اس کے برابر علاقہ بنتا ہے۔ اتنی بڑی سلطنت کا ایک بادشاہ ہوتا تھا جن میں سے قریباً ہر ایک حضرت علیؓ اور ان کے خاندان کو اپنا دشمن سمجھتا تھا۔ . . . اُس وقت کون کہہ سکتا تھا کہ ساری دنیا میں حضرت امام حسینؓ کی عزت پھر قائم ہو جائے گی۔ اُس وقت کوئی وہم بھی نہیں کر سکتا تھا کہ یزید کو لوگ گالیاں دیا کریں گے۔ . . . اب سب جگہ یزید کو گالیاں دی جاتی ہیں اور حضرت امام حسینؓ کی عزت کی جاتی ہے۔ گو آپ نبی نہ تھے صرف ایک برگزیدہ انسان تھے اور حق کی خاطر کھڑے ہوئے تھے اسلئے اللہ تعالیٰ نے ان کو کامیابی دی۔ بظاہر دشمن یہ سمجھتا ہوگا کہ اس نے آپ کو شہید کر دیا مگر آج اگر یزید دنیا میں واپس آئے (اگرچہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت نہیں کہ مُردے دنیا میں واپس آئیں) تو کیا تم میں سے کوئی یہ خیال کر سکتا ہے کہ وہ یزید ہونے کو پسند کرے گا۔ جس دن حضرت امام حسینؓ شہید ہوئے وہ کس قدر غرور اور فخر کے ساتھ اپنے آپ کو دیکھتا ہوگا اور اپنی کامیابی پر کس قدر نازاں ہوگا۔ لیکن آج اگر اسے اختیار دیا جائے کہ وہ امام حسینؓ کی جگہ کھڑا ہونا چاہتا ہے یا یزید کی جگہ۔ تو وہ بغیر ایک لمحہ کے توقف کے کہہ اُٹھے گا کہ میں دس کروڑ دفعہ امام حسینؓ کی جگہ کھڑا ہونا چاہتا ہوں۔" (الفضل ۱۳ راپریل ۱۹۳۸ء)

بہرحال یہ ایک حقیقت ہے کہ جو مومن اللہ اور رسولؐ کی کامل تابعداری اختیار کر کے اور دین کی راہ میں ہر قسم کی سختیاں اور مصائب جھیل کر اور بے دریغ قربانیاں پیش کر کے اپنے آپ کو حزب اللہ میں داخل کر لیتے ہیں وہ دنیا میں غالب آئے بغیر نہیں رہتے۔ انہیں لاکھ اذیتیں پہنچیں انہیں لاکھ انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بنایا اور تہ تیغ کیا جائے خدا وہ وقت ضرور لاتا ہے کہ جب انہیں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا اور سر آنکھوں پر بٹھایا جاتا ہے، برخلاف اس کے ان پر ظلم ڈھانے والوں کو دنیا حقارت کی نگاہ سے دیکھتی اور ان پر نفرین بھیجتی چلی جاتی ہے۔ اسی لئے مسلمانوں کی تمامتر سعادت اس میں ہے کہ وہ اپنے آپ کو ایمان و عمل کے لحاظ سے اس قابل بنائیں کہ حزب اللہ میں عند اللہ شمار ہو سکیں۔ یہی وجہ ہے حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ۸ راپریل ۱۹۳۸ء کے خطبۂ جمعہ میں حضرت امام حسینؓ کی مثال پیش کرنے کے بعد حزب اللہ بننے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:-

"ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ تم حزب اللہ بن جاؤ۔ اسلام اور اللہ تعالیٰ کی محبت، نیکی، سچائی، ہمت اپنے دلوں میں پیدا کرو، دنیا کی بہتری کی کوشش میں لگ جاؤ، اور بنی نوع کی خدمت کا شوق اپنے دلوں میں پیدا کرو، اسلام کا کامل نمونہ بن جاؤ، پھر خواہ دنیا تمہیں سانپ اور بچھو بلکہ پاخانہ اور پیشاب سے بھی بدتر سمجھے تم کامیاب ہوگے۔ اور خواہ کتنی طاقتور حکومتیں تمہیں مٹانا چاہیں وہ کامیاب نہیں ہو سکیں گی۔ اور تم جو آج اس قدر حقیر سمجھے جاتے ہو تم ہی دنیا کے رُوحانی بادشاہ ہوگے۔"

(الفضل ۱۳ راپریل ۱۹۳۸ء)

سچے درد اور جوش سے نکلی ہوئی دعائیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"جو خدا تعالیٰ کے حضور تضرع اور زاری کرتا ہے اور اُس کے حدود و احکام کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس کے جلال سے ہیبت زدہ ہو کر اپنی اصلاح کرتا ہے وہ خدا کے فضل سے ضرور حصہ لے گا اس لئے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں۔ جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہرحال مل جائے گا۔ اُس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں۔ . . . . . اُس وقت کا اُٹھنا ہی ایک درد دل پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا میں رقت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیت دعا کا موجب ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۴۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بلند شان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر میں

(سلطان احمد پیرکوٹی)

(۳)

ہجرت کے موقعہ پر رفیق سفر اور یارِ غار ہونے کی سعادت۔ خدا تعالیٰ کی معیت کا اظہار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو اس موقعہ پر آپ کی رفاقت کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتخاب فرمایا اور اس نازک وقت میں انہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تسلی اور اپنی طرف سے نصرت کا ایک ذریعہ بنایا اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو ذکر کرکے آپ کو لاثانی اور بے مثل فخر سے نوازا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ناگہانی طور پر اپنے قدیمی شہر کو چھوڑنے لگے اور مخالفین نے مار ڈالنے کی نیت سے چاروں طرف سے اس مبارک گھر کو گھیر لیا تب ایک جانی عزیز جس کا وجود محبت اور ایمان سے خمیر کیا گیا تھا جانبازی کے طور پر آنحضرتؐ کے بستر پر بارشاد نبوی اس غرض سے منہ چھپا کر لیٹ رہا کہ تا مخالفوں کے جاسوس آنحضرت کے نکل جانے کی تفتیش نہ کریں اور اسی کو رسول سمجھ کر قتل کرنے کے لئے ٹھہرے رہیں۔

کس بہر کسے سر ندہد جان نفشاند
عشق است کہ این کار بصد صدق کناند

سو جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اس وفادار اور جانثار عزیز کو اپنی جگہ چھوڑ کر چلے گئے تو آخر تفتیش کے بعد ان نالائق بدباطن لوگوں نے تعاقب کیا اور چاہا کہ راہ میں کسی جگہ پاکر قتل کر ڈالیں اس وقت اور اس مصیبت کے سفر میں بجز ایک باخلاص اور یکرنگ اور دلی دوست کے اور کوئی انسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہ تھا۔"

(مقدمہ سرمہ چشم آریہ ص۲۱)

* حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صدق اس مصیبت کے وقت ظاہر ہوا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا محاصرہ کیا گیا۔ گو بعض کفار کی رائے اخراج کی تھی مگر اصل مقصد اور کثرت رائے آپ کے قتل پر تھی ایسی حالت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے صدق اور وفا کا وہ نمونہ دکھلایا جو ابدالآباد تک کے لئے نمونہ رہے گا اس مصیبت کی گھڑی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ انتخاب ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صداقت اور اعلیٰ وفاداری کی ایک زبردست دلیل ہے...... اس وقت آپؐ کے پاس ۷۰-۸۰ صحابہ موجود تھے۔ جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے مگر ان سب میں سے آپؐ نے اپنی رفاقت کے لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہی انتخاب کیا۔ اس میں سر کیا ہے؟ بات یہ ہے کہ نبی خدا تعالیٰ کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور اس کا فہم اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے آتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کشف اور الہام سے بتادیا کہ اس کام کے لئے سب سے بہتر اور موزوں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی ہیں۔ ابوبکرؓ اس ساعت عسر میں آپ کے ساتھ ہوئے یہ وقت خطرناک آزمائش کا تھا حضرت مسیحؑ پر جب اس قسم کا وقت آیا تو اُن کے شاگرد ان کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور ایک نے لعنت بھی کی مگر صحابہ کرامؓ میں سے ہر ایک نے پوری وفاداری کا نمونہ دکھایا۔ غرض حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپؐ کا پورا ساتھ دیا اور ایک غار میں جس کو غار ثور کہتے ہیں آپ جا چھپے۔ شریر کفار جو آپ کی ایذاء رسانی کے لئے منصوبے کر چکے تھے۔ تلاش کرتے اسی غار تک پہنچ گئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اب تو یہ بالکل سر پر ہی آپہنچے ہیں اور اگر کسی نے ذرا نیچے نگاہ کی تو وہ دیکھ لے گا اور ہم پکڑے جائیں گے اُس وقت آپ نے فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا کچھ غم نہ کھاؤ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اس لفظ پر غور کرو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اپنے ساتھ ملاتے ہیں چنانچہ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ مَعَنَا میں آپ دونوں شریک ہیں یعنی اللہ تعالیٰ تیرے اور میرے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک پلہ پر آنحضرت کو اور دوسرے پر حضرت صدیقؓ کو رکھا ہے اس وقت دونوں ابتلاء میں ہیں کیونکہ یہی وہ مقام ہے جہاں سے یا تو اسلام کی بنیاد پڑنے والی ہے یا خاتمہ ہو جانے والا ہے۔ دشمن غار پر موجود ہیں اور مختلف قسم کی رائے زنیاں ہو رہی ہیں بعض کہتے ہیں کہ اس غار کی تلاش کرو کیونکہ نشان پا یہاں تک ہی آکر ختم ہو جاتا ہے لیکن ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ یہاں انسان کا گذر اور دخل کیسے ہوگا مکڑی نے جالا تنا ہوا ہے کبوتر نے انڈے دئے ہوئے ہیں۔ اسی قسم کی باتوں کی آوازیں اندر پہنچ رہی ہیں اور آپ بڑی صفائی سے ان کو سن رہے ہیں ایسی حالت میں دشمن آئے ہیں کہ وہ خاتمہ کرنا چاہتے ہیں اور دیوانے کی طرح بڑھتے آئے ہیں لیکن آپ کی کمال شجاعت کو دیکھو کہ دشمن سر پر ہے اور آپ اپنے رفیق صادق صدیقؓ کو فرماتے ہیں۔ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا یہ الفاظ بڑی صفائی کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ آپ نے زبان ہی سے فرمایا کیونکہ یہ آواز کو چاہتے ہیں۔ اشارہ سے کام نہیں چلتا باہر دشمن مشورہ کر رہے ہیں اور اندر غار میں خادم و مخدوم بھی باتوں میں لگے ہوئے ہیں اس امر کی پرواہ نہیں کی گئی کہ دشمن آواز سن لیں گے یہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور معرفت کا ثبوت ہے۔ خدا تعالیٰ کے وعدوں پر پورا بھروسہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت کے لئے تو یہ نمونہ کافی ہے۔"

(الحکم جلد ۹ ص ۱-۲-۹)

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس زمانہ پر غور کرو کہ جب دشمن قریش ہر طرف سے شرارت پر تُلے ہوئے تھے اور انہوں نے آپ کے قتل کا منصوبہ کیا وہ زمانہ بڑا ابتلاء کا زمانہ تھا۔ اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو حق رفاقت ادا کیا اس کی نظیر دنیا میں نہیں پائی جاتی۔ یہ طاقت اور قوت بجز صدق ایمان کے ہرگز نہیں آسکتی۔"

(الحکم جلد ۹ ص ۸-۹)

"حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خاص نیکیوں اور خوبیوں میں سے ایک نیکی اور خوبی یہ ہے کہ آپ کو ہجرت مدینہ کے سفر نبوی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کیلئے خاص کیا گیا آپ کو مشکلات میں شریک بنایا گیا اور اس انتہائی مصیبت میں آپ کو انیس وغمخوار مقرر کیا گیا تاکہ اس کا محبوب حضرت باری تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص ثابت ہو جائے اور اس میں بھید اور سِر یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ کرام میں سے سب سے زیادہ بہادر اور سب سے زیادہ متقی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب اور [illegible] تھے آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فنا تھے اور قدیم سے آپ کی یہ عادت تھی کہ آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے [illegible] اور آپ کے کاموں کی نگرانی فرماتے پس اللہ تعالیٰ نے سخت وقت اور مفلسی کے زمانہ [illegible] نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ کے ذریعہ تسلی دی۔ اور آپ کو صدیق کے لقب سے ملقب فرمایا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قرب [illegible] مختص فرمایا اللہ تعالیٰ [illegible] کو اپنے [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے علاوہ صدیق اکبرؓ بڑے تجربہ کار اور صاحب بصیرت تھے۔ آپ نے بہت سے مشکل امور اور مصائب دیکھے تھے۔ آپ نے بہت سی جنگوں میں شرکت فرمائی اور ان کی تدابیر کو دیکھا۔ آپ نے بہت سے جنگلوں اور سنگلاخ میدانوں کو طے کیا۔ کتنی ہی ہلاکتیں تھیں جن میں آپ گھس گئے۔ اور کتنے ہی کج راستے تھے جنہیں آپ نے درست کیا۔ کتنی ہی جنگیں تھیں جن میں آپ آگے آگے رہے۔ کتنے فتنے تھے جنہیں آپ نے مٹایا اور کتنی ہی سواریاں تھیں جنہیں آپ نے طویل طویل سفروں اور منزلوں کے طے کرنے میں دبلا کر دیا۔ یہاں تک کہ آپ صاحب تجربہ ہو گئے۔ آپ ایک مرتاض انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے نشانات کے مورد یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کے لئے چنا۔ اور آپ کے صدق و ثبات کی وجہ سے آپ کی تعریف کی۔ اور اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اولین محبوب تھے۔ آپ آزاد فطرت پیدا ہوئے اور وفا میں سب پر فوقیت لے گئے۔ اسی وجہ سے آپ کو خوفناک کام اور بے ہوش کر دینے والے خوف کے وقت چنا گیا اور اللہ تعالیٰ حکیم و علیم ہے۔ وہ ہر کام کو اس کے مناسب وقت میں رکھتا ہے۔ اور پانیوں کو ان کے منبعوں سے چلاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ابن ابی قحافہ کی طرف نظر کرم کی اور آپ پر خاص احسان فرمایا۔ اس نے آپ کو یگانۂ روزگار بنایا۔ اور فرمایا کہ وہ سب سچوں سے بڑھ کر سچے ہیں کہ

إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَى وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ۔

(ترجمہ از عربی سر الخلافہ صفحہ ۲۰)

(ترجمہ آیات از تفسیر صغیر) اگر تم اس رسول کی مدد نہ کرو تو (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ اس کی اس وقت بھی مدد کر چکا ہے جبکہ اسے کافروں نے دو میں سے ایک کی صورت میں نکال دیا تھا جبکہ وہ دونوں غار میں تھے اور جبکہ وہ اپنے ساتھی (ابوبکرؓ) سے کہہ رہا تھا کہ کسی گزشتہ بھول چوک پر غم نہ کرو۔ اللہ یقیناً ہمارے ساتھ ہے پس اللہ نے اس پر اپنی سکینت نازل کی۔ اور اس کی ایسے لشکروں سے مدد کی جن کو تم نہیں دیکھتے تھے۔ اور ان لوگوں کی بات کو نیچا کر دیا جنہوں نے کفر کیا تھا اور اللہ ہی کی بات اونچی ہو کر رہتی ہے۔ اور اللہ بڑا غالب (اور) حکمت والا ہے۔

"اللہ کی قسم حضرت صدیقؓ وہ انسان تھے جن کو بارگاہِ احدیت سے اختصاص کی خلعتیں عطا ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے خود گواہی دی کہ وہ خاص بندوں میں سے ہے۔ اس نے اپنی معیت کو اس کی ذات کی طرف منسوب کیا۔ اس کی تعریف کی اس کا شکر ادا کیا۔ اور اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ وہ ایسا انسان ہے۔ جسے فراقِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اچھا نہیں لگتا۔ اور وہ آپ کے علاوہ ہر دوست دار سے الگ ہو گیا۔ اس نے اپنے مولیٰ کو ترجیح دی۔ اور آپ کے پاس دوڑتا ہوا آیا۔ وہ موت کی وادی کی طرف اپنی رغبت کی اونٹنی کو ہنکا کر لے گیا۔ اور شان و شوکت کی ہر خواہش کو اس نے ٹھکرا دیا۔ سفر ہجرت میں رفیق بننے کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے دعوت دی۔ تو وہ لبیک کہتا ہوا حاضر ہو گیا۔ جب قریش مکہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے جلاوطن کر دینے کا فیصلہ کیا۔ تو آپ خدا تعالیٰ کے حبیب حضرت ابوبکرؓ کے پاس تشریف لے گئے۔ اور فرمایا مجھے بارگاہِ احدیت سے ہجرت کر جانے کا حکم ملا ہے۔ اور تم بھی میرے ساتھ مل کے ہجرت کرو گے۔ اور ہم جائے پناہ سے نکلو گے۔ پس حضرت صدیقؓ نے اس مصیبت کے وقت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے رفیق بن جانے پر الحمد للہ کہا اس وقت جب ہر شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بغاوت کر رہا تھا۔ حضرت صدیقؓ آپ کی مدد کرنے کا انتظار کرتے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ وقت آ گیا پس آپ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر غم و اندوہ اور سخت مصیبتوں میں رفاقت اختیار کی۔ اور قتل و ہلاکت کی پرواہ نہ کی۔ پس آپ کی فضیلت اس واضح محکم اور نص محکم سے ثابت ہے۔ آپ کی برتری دلیل قاطع سے واضح ہے۔ اور آپ کا صدق صبح درخشاں کی طرح عیاں اور واضح ہے۔ آپ نے آخرت کی نعماء کو پسند فرمایا۔ اور دنیا کے آرام و آسائش سے دستکش ہو گئے۔ دوسرا کوئی شخص آپ کے فضائل تک نہیں پہنچ سکتا۔

(ترجمہ از عربی)

(سر الخلافہ صفحہ ۲۰)

آپ کو فہمِ قرآن سے حصہ وافر عطا کیا گیا تھا

آپ صحابہ کرامؓ میں سب سے بڑے عالم تھے۔ مذہبی مسائل میں مشکل پیش آنے پر وہ آپ ہی کی طرف رجوع کرتے تھے۔ فہمِ قرآن سے آپ کو حصۂ وافر عطا کیا گیا تھا۔ آپ اپنی خداداد فراست سے قرآنی حقائق و معارف اور معانی پر اطلاع پا لیتے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"آپ (آنحضرتؐ) ایسے وقت دنیا سے رخصت ہوئے جب آپ کو یہ آواز آگئی۔ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا۔ یہ آواز کسی اور نبی اور رسول کو نہیں آئی۔ کہتے ہیں۔ جب یہ آیت اتری اور پڑھی گئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس آیت کو سنکر رو پڑے۔ ایک صحابی نے کہا کہ اے بڑھے تجھے کیا ہو گیا۔ آج تو خوشی کا دن ہے۔ تو کیوں رو پڑا۔ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا تو نہیں جانتا مجھے اس آیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی بو آتی ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فراست بڑی تیز تھی۔ انہوں نے سمجھ لیا کہ جب کام ہو چکا تو پھر یہاں کیا کام؟"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۵ء)

"کہتے ہیں جب یہ آیت (اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ۔ الخ) اتری تو ابوبکرؓ رو پڑے۔ کسی نے کہا اے بڑھے کیوں روتا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ اس آیت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کی بو آتی ہے۔ کیونکہ یہ مقررشدہ بات ہے کہ جب کام ہو چکا ہے۔ تو اس کا پورا ہونا ہی وفات پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے دنیا میں بندوبست ہوتے ہیں۔ اور جب وہ ختم ہو جاتا ہے تو عملہ وہاں سے رخصت ہو جاتا ہے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ والا واقعہ سنا تو فرمایا سب سے سمجھدار ابوبکرؓ ہے۔ اور یہ فرمایا کہ اگر دنیا میں کسی کو دوست رکھتا تو ابوبکرؓ کو رکھتا اور فرمایا ابوبکرؓ کی کھڑکی مسجد میں کھلی رہے۔ باقی سب بند کر دو۔ کوئی پوچھے اس میں مناسبت کیا ہوئی تو یاد رکھو مسجد خانۂ خدا ہے جو سرچشمہ ہے تمام حقائق و معارف کا۔ اس لئے فرمایا کہ ابوبکرؓ کی اندرونی کھڑکی اس طرف ہے تو اس کے لئے یہ بھی کھڑکی رکھی جاوے یہ بات نہیں کہ اور صحابہ محروم تھے۔ بلکہ ابوبکرؓ کی فضیلت ذاتی فراست تھی جس نے ابتدا میں بھی اپنا نمونہ دکھایا اور انتہا میں بھی گویا ابوبکرؓ کا وجود مجموعۃ القرآنین تھا۔" (الحکم ۳۱ جولائی ۱۹۰۲ء)

آپ متبتل اور منقطع الی اللہ تھے

آپ کو محبتِ الٰہی میں ایک خاص مقام حاصل تھا۔ اور آپ نے لذاتِ دنیا سے قطع تعلق کر کے تبتل الی اللہ اختیار کر لیا تھا۔ آپ نے اپنے آپ کو کامل طور پر خدا تعالیٰ کے احکام کی تعمیل میں لگا دیا۔ اور اس بارہ میں اپنی بیوی اور بچوں کی کوئی پرواہ نہ کی۔ آپ خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین اور اس کی محبت میں فنا ہو چکے تھے۔ حبِ رسول میں آپ ہر دم سرشار رہتے۔ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقرب ترین وجود اور آپ کے جمیع عادات و اطوار اور صفات و خصائل کے کامل مظہر تھے۔ اللہ تعالیٰ پر توکل اور اسباب پر کم توجہ آپ کا مشرب تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"حضرت صدیقؓ کا نفس بہم درجہ شوق و خشیت، انس و محبت کا جامع تھا۔ اور آپ کی فطرت کا جوہر صفائی میں کامل تر اور انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔ آپ منقطع الی اللہ تھے اور نفس اور اس کی لذات سے الگ اور خواہشات اور جذبات نفس سے دور تھے۔ آپ تبتل اختیار کرنے والوں میں سے تھے۔ آپ سے سوائے صلاح کے اور کچھ فساد رونما نہ ہوا۔ اور سوائے مومنوں کے سینے فراخ کے آپ سے کچھ ظاہر نہ ہوا۔ اور وہ دکھ دینے اور ظلم کرنے کی تہمت سے پاک تھے۔"

(ترجمہ از عربی سر الخلافہ صفحہ ۲۵)

"آپ خدا تعالیٰ کے سامنے بہت گریہ و زاری کرنے والے تھے۔ آپ نے تبتل اختیار کر لیا تھا۔ تضرع اور دعا اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سامنے ڈال دینا۔ اور اس کے سامنے گریہ و زاری کرنا اور اس کے دروازہ پر تذلل اختیار کرنا اور اس کی دہلیز کو مضبوطی سے پکڑ لینا۔ آپ کی عادت مستمرہ بن چکا تھا آپ سجدہ کی حالت میں بہت دعا کیا کرتے اور تلاوتِ قرآن کے وقت رقت کی وجہ سے رو پڑتے۔"

(ترجمہ از عربی) سر الخلافہ صفحہ ۳۱)

"اللہ تعالیٰ پر توکل اور اسباب پر کم توجہ آپ کا مشرب تھا۔"

(ترجمہ از عربی سر الخلافہ صفحہ ۳۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"بے شک آپ اسلام اور رسولوں کے فخر تھے اور آپ کا جوہر فطرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوہر فطرت سے قریب تھا اور آپ نفحات نبوت کو قبول کرنے کے لئے مستعد لوگوں میں سے سب سے پہلے نمبر پر تھے۔ نیز وہ ان لوگوں میں سے پہلے نمبر پر تھے جنہوں نے قیامت کے مانند ایک حشر روحانی دیکھا اور انہوں نے میلی کچیلی اوڑھنیوں کو پاک وصاف لحافوں سے بدل ڈالا اور آپ اپنی اکثر خصائل و صفات اور عادات و اطوار میں انبیاء کے مشابہ تھے ۔ ۔ ۔ جس شخص نے آپ سے عداوت کی اُس نے گویا اپنے اور خدا تعالیٰ کے درمیان جو دروازہ ہے اسے بند کر دیا اور یہ دروازہ سید الصدیقینؓ کی طرف رجوع کئے بغیر کبھی نہیں کُھل سکتا۔"

(ترجمہ از عربی) سر الخلافہ ص۳۱

"آپ تمام آداب میں ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ کی مانند تھے۔ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ازلی مناسبت تھی اسلئے آپ کو ایک ہی گھڑی میں وہ فیض حاصل ہوا جو دوسروں کو لمبے لمبے زمانوں اور دور دور کے ممالک میں بھی حاصل نہیں ہوا اور یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ فیوض الٰہیہ بغیر مناسبت کے کسی کیطرف متوجہ نہیں ہوتے۔"

(ترجمہ از عربی) سر الخلافہ ص۳۲

صدقہ جاریہ میں حصّہ لینے کی دعوت

سید نا حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

اَلصَّدَقَۃُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ۔

یعنی صدقہ خطاء کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

اس بشارت کے پیشِ نظر کئی مخلصین صدقہ و خیرات کرنا چاہتے ہیں۔ ایسے مخلصین کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے کو بھی صدقہ جاریہ بیان فرمایا ہوا ہے۔ اسلئے احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچنے اور مصائب کو ٹلانے کے لئے تعمیر مساجد ممالک بیرون میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

خالی آسامیاں

انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بنک آف پاکستان۔ کراچی

مذکورہ بالا بنک میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں۔ آخری تاریخ درخواستوں کی وصولی کی ۲۸ر اگست ۱۹۷۴ء ہے۔ سرٹیفکیٹوں کی فوٹو سٹیٹ یا مصدقہ نقول۔ ڈومی سائل سرٹیفکیٹ (پنجاب۔ سرحد۔ بلوچستان۔ سندھ) اور امیدوار اپنا تازہ ترین فوٹو اپنی درخواست کے ساتھ بھیجے۔ انٹرویو کراچی میں ہوگا۔ سفر خرچ وغیرہ نہیں دیا جائے گا۔

(۱) انجینئر:۔ تجربہ ۸ سال۔ عمر ۳۵ سال تک۔ تنخواہ اور مختلف الاؤنس قابلیت اور تجربہ کے مطابق (میکنکل انجینئرنگ کی ڈگری)

(۲) اسسٹنٹ انجینئر:۔ تجربہ ۳ سال۔ عمر ۳۰ سال تک سکیل ۵۵۰-۴۵-۸۷۵-۷۵-۱۲۰۰ (کیمیکل) (کیمیکل انجینئرنگ ڈگری)

(۳) اسسٹنٹ انجینئر (ٹیکنیکل) تجربہ ۳ سال۔ عمر ۳۰ سال تک۔ ٹیکنیکل انجینئرنگ کی ڈگری۔ سکیل مطابق مندرجہ بالا۔

(۴) اسسٹنٹ انجینئر (ٹیکسٹائل) تجربہ ۳ سال۔ عمر ۳۰ سال تک۔ ڈگری یا ڈپلومہ ٹیکسٹائل ٹیکنالوجی۔ سکیل مطابق مندرجہ بالا۔

(۵) سٹیٹسٹیکل آفیسر۔ تجربہ ۳ - ۵ سال۔ عمر ۳۰ سال تک۔ تنخواہ حسب قابلیت و تجربہ۔ ذیل کے ایڈریس پر درخواستیں ۲۸ر اگست ۱۹۷۴ء سے پہلے بھیجیں:۔

چیف ایڈمنسٹریٹو آفیسر۔ انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بنک آف پاکستان سٹیٹ لائف بلڈنگ ۲ ویلیس روڈ۔ آئی آئی چندریگر روڈ۔ کراچی

(پاکستان ٹائمز مورخہ ۱۸/۸/۷۴ء)

ناظر تعلیم۔

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبانِ مال اور سیکرٹری صاحبانِ وصایا اِس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۷۷۹

مَیں میرزا لطیف احمدؒ ولد میرزا شریف احمدؒ صاحب مرحوم قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۹۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:۔ میرزا لطیف احمدؒ۔ مددگار کارکن صدر انجمن احمدیہ دار الصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد:۔ میرزا حفیظ احمدؒ (پسر موصی) دار الصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد:۔ ممتاز حسین امتیاز زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دار الصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۷۸۰

مَیں عبد الماجد پراچہ ولد عبد القیوم پراچہ صاحب قوم پراچہ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کانو۔ نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۹۰/- نائیرا ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت ۱/۴/۷۴ سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:۔ عبد الماجد پراچہ احمدیہ سیکنڈری سکول کانو۔ نائیجیریا۔ گواہ شد:۔ منصور احمد خان ولد مسعود احمد خان صاحب پوسٹ بکس نمبر ۴۱۸ لیگوس۔ گواہ شد:۔ رفیق احمد ثاقب وصیت نمبر ۱۳۲۶۳

مسل نمبر ۲۱۷۸۱

مَیں امۃ النصیر بنت چوہدری غلام احمد صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۶/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد بطور جیب خرچ جو اسوقت ۱۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ امۃ النصیر بنت چوہدری غلام احمد صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد:۔ عطاء الرحمن وصیت نمبر ۲۰۲۴۳ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ۔ گواہ شد:۔ غلام احمد ولد عبد المجید صاحب (والد موصیہ)

قابل فروخت اراضی

محلہ دار النصر ربوہ کالج کے قریب نہایت باموقع قطعات ۲۸، ۲۹/۲۱ (دو کنال) قابل فروخت ہیں۔ خواہشمند احباب ذیل کے پتہ پر خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔

غلام محمد مکان ۲۶/۲۱ دار الرحمت شرقی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء کی حیثیت سے دنیا کے محسنِ اعظم ہیں

آپ نے دنیا میں بلا تفریق و امتیاز ہر انسان کی بحیثیت انسان عزت قائم کی اور شرفِ انسانی کو قائم فرمایا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ر مارچ ۱۹۷۰ء میں خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نوعِ انسان پر احسانات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء کی حیثیت سے دُنیا کے محسنِ اعظم ہیں اور اس میں کوئی شک اور کلام نہیں مَیں اس کی وضاحت میں اختصار سے صرف چار باتوں کو لوں گا۔

اوّل:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ انسان پر جو احسانِ عظیم ہوا وہ شرفِ انسانی کا قیام ہے۔ پہلے بزرگ انبیاءؑ نے شرفِ انسانی کو قائم نہیں کیا۔ انہوں نے اپنی قوم کی ضرورتیں پوری کیں۔ انکی تربیت کی طرف بڑی توجہ دی۔ دعاؤں کے ساتھ تدبیر کے ساتھ جس حد تک ممکن تھا انہوں نے اپنی قوم کی تربیت کی اور ان کو نیک اور اپنے اپنے ظرف کے مطابق مطہر بنانے کی کوشش کی۔ اس میں تو شک نہیں لیکن شرفِ انسانی کا قیام ان کے لئے ممکن نہیں تھا وہ تو مبعوث ہی ہوئے تھے ایک خاص زمانہ اور ایک خاص قوم کی طرف شرفِ انسانی کا قیام حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا انسانیت پر خاص احسان ہے اور صرف آپؐ سے تعلق رکھتا ہے معلوم دُنیا اور غیر معلوم خطوں میں بسنے والے ہر فرد کی عزّت اور شرف کو آپؐ نے قائم کیا۔ دُنیا میں اُس وقت بعض ایسے خطے بھی تھے جن کے متعلق عرب میں بسنے والوں کو کوئی علم نہیں تھا۔ مثلاً RED INDIAN (ریڈ انڈین) ہیں جو دُنیا کے اس خطے میں جواب امریکہ کہلاتا ہے بستے تھے۔ مگر بعثت نبی اکرمؐ کے وقت آپؐ کے پہلے مخاطب عرب میں بسنے والوں کو ان کا علم نہ تھا۔ حضرت نبی کریم ختم المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم نے اس نامعلوم خطہ زمین میں بسنے والے انسان کی عزت اور احترام اور اس کا شرف بھی قائم کیا آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ کسی ایسے انسان کے جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچانی جو عرب میں بستا ہو یا حبشہ میں بستا ہو یا افریقہ میں بستا ہو بلکہ یہ فرمایا کہ انسان جہاں بھی بستا ہو تمہیں اس کا علم ہو یا نہ ہو اس کے جذبات کو ٹھیس نہیں لگانی۔

جس وقت ہمارا تعلق اُن قوموں سے قائم ہوُا جن کا علم اُس زمانہ کو نہیں تھا تو ہم ایک مسلمان احمدی کی حیثیت سے (اور ہم سے پہلے بزرگ جو تھے وہ بھی ایک کامل متبع کی حیثیت سے اور ہم بھی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل متبع کی حیثیت سے) ان کو جا کر یہ کہتے ہیں اور ایسا کہنے میں حق بجانب ہیں کہ تمہارا خیال کسی اَور نے نہیں رکھا اور باوجود اس کے کہ اس وقت دُنیا تمہارے وجود کو بھی نہیں جانتی تھی تمہارے متعلق یہ حکم چھوڑ گئے کہ جب تم بحیثیت انسان ہمارے ساتھ ملاپ کرو تو تمہاری بھی وہی عزّت اور احترام کیا جائے جو ہم آپس میں اپنے ملک کے رہنے والوں یا اپنے برِّ اعظم کے رہنے والوں سے کرتے ہیں وہی عزّت اور احترام ہم تمہارا بھی قائم کریں گے۔

مَیں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ

اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ

(حٰمٓ سجدہ ۷)

کا ایک عظیم نعرہ تھا جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سے قرآن عظیم میں لگایا جس نے تمام انسانوں کو بحیثیت انسان ایک مقام پر لا کر کھڑا کر دیا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسا تو کوئی اَور وجود نہ پہلوں میں پیدا ہوُا اور نہ آئندہ ہوگا، آپؐ کے مُنہ سے یہ کہلوایا کہ مَیں تمہارے جیسا انسان اور تم میرے جیسے انسان ہو، اس سے انسان کی اتنی عزّت اور احترام قائم ہوگیا کہ انسانی عقل حیران رہ جاتی ہے۔ سب انسانوں کو اس مقام پر کھڑا کر کے پھر آپ نے کہا دیکھو مَیں تمہارے جیسا انسان ہوں، میرے اندر بھی تمہارے جیسی قوتیں اور استعدادیں ہیں، آؤ اب دیکھو مَیں اخلاقی دُنیا میں، مَیں رُوحانی دُنیا میں کس طرح بلندیاں اور رفعتیں حاصل کرتا ہوں، مَیں تو اپنے ظرف کے مطابق اُونچا جاؤں گا تم بھی اپنے ظرف کے مطابق بلندیوں کو حاصل کر سکتے ہو۔ اس لکیر پر جہاں سب برابر کر دیئے گئے ٹھہرنا نہیں بلکہ بلندیوں کی طرف پرواز کرنی ہے لیکن اس مقام پر، اس سطح پر سب کو یہ کہہ کر اکٹھا کر دیا۔

اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ

پس انسانیت پر سب سے بڑا جو احسان حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے وہ یہ ہے کہ انسان کی بحیثیت انسان عزّت قائم کی اور اس کا احترام قائم کیا اور اس کا شرف اور مرتبہ قائم کیا۔"

(الفضل ۷ر مئی ۱۹۷۱ء صٓ، صٓ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

احمدیّت کی ترقی بغیر وقف کے نہیں ہو سکتی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نوجوانوں کو وقف کا احساس دلاتے ہوئے ۲۴ر دسمبر ۱۹۴۹ء کو فرمایا کہ:۔

"احمدیت کی ترقی بغیر قربانی اور وقف کے نہیں ہو سکتی۔ مَیں دوسرے نوجوانوں کو بھی اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ احمدیت کی ترقی بغیر قربانی اور بغیر وقف کے نہیں ہو سکتی انہیں بھی اس چیز کا احساس ہونا چاہیئے۔ سینکڑوں ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لئے وقف کیا مگر سینکڑوں انتظار کرنے والے بھی آگے آئیں تا ان کے نام خدا تعالیٰ کے رجسٹر میں لکھے جائیں۔"

(الفضل ۱۲ر فروری ۱۹۵۰ء)

ایسے نوجوان جنہوں نے امسال میٹرک پاس کیا ہے یا جن کی تعلیم اس سے زیادہ ہے اور وہ ابھی تک وقف کے بارہ میں سوچ میں ہیں اور انتظار کر رہے ہیں جلد فیصلہ کر کے اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواستِ دعا۔ میرے والد محترم ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد گذشتہ ماہ ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے تھے۔ اس وقت جنرل ہسپتال کوٹ لکھپت میں زیر علاج ہیں۔ زخم گو مندمل ہو گیا ہے لیکن خون زیادہ مقدار میں ضائع ہو جانے اور کبر سنی کی وجہ سے زیادہ کمزور ہیں۔ احباب سے انکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (نعیم احمد نعیم جنرل سٹور رحمت بازار ربوہ)

اعلانِ داخلہ طبیہ کالج ربوہ

طبیہ کالج ربوہ میں فرسٹ ائر تا فورتھ ائر کا داخلہ مورخہ ۲۰ر اگست ۱۹۷۴ء سے شروع ہو چکا ہے۔ انٹرویو ۹ بجے سے گیارہ بجے تک روزانہ۔

معیارِ داخلہ:۔ میٹرک یا ایف۔اے پاس

لائبریری، میوزیم اور لیبارٹری کا انتظام موجود ہے۔ طلباء کو عملی ٹریننگ کی سہولتیں بھی حاصل ہیں۔ ہوسٹل کا انتظام بھی ہے۔ صاف ستھرا تعلیمی ماحول۔

پراسپکٹس اور فارم داخلہ دفتر سے طلب فرمائیں۔

(پرنسپل طبیہ کالج۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴